



ادارہ برائے سماجی انصاف کا موقف

کمیسیون برائے تحفظ حقوق اقلیت کا قیام کیوں ضروری ہے؟

تحریر: پیٹر جیکب، سنیل ملک

حکومت پاکستان نے بین الممالک فورمز پر کمیسیون برائے حقوق اقلیت کے قیام کے متعدد بار دعوے کیے۔ اقوام متحدہ کے نسلی امتیاز کے خاتمہ کے بین الاقوامی معاہدہ (CERD) کی نگران کمیٹی کو 2009ء اور 2015ء جبکہ شہری و سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدہ (ICCPR) کی نگران کمیٹی کو 2015ء میں جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں حکومت پاکستان کی جانب سے رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ قومی کمیسیون برائے حقوق اقلیت ایک فعال اور متحرک ادارہ ہے جس کے دائرہ کار میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی صورت حال کو جانچنا اور حقوق کی نگرانی کرنا شامل ہے۔¹ 2012ء اور 2017ء میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کی رکنیت کے لیے انتخابات سے قبل نیویارک (امریکہ) میں حکومت پاکستان نے تحریری طور پر دعویٰ کیا کہ اقلیتوں کے حقوق کی نگرانی کے لیے ایک کمیسیون تشکیل دیا جا چکا ہے جو مذہبی اقلیتوں کی شکایات سننے اور کمیسیون میں اقلیتی اراکین کی نمائندگی یقینی بنانے کا اختیار رکھتا ہے۔²

ملاحظہ ہو کہ اگر اقوام کی محفل میں اس مفروضہ کمیسیون کی شہادت یا کارکردگی کی رپورٹ مانگ لی جاتی تو پاکستان کا نمائندہ وفد یہ سب کہاں سے ایجاد کرتا۔ عوام الناس جانتے ہیں کہ پاکستان میں ایک قومی کمیسیون برائے انسانی حقوق 2015ء سے فعال ہے۔ اس 10 رکنی کمیسیون کی سربراہی جسٹس علی نواز چوہان کرتے ہیں۔ ان کا ذکر ذرائع ابلاغ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح قومی کمیسیون برائے حیثیت نسواں کی کارکردگی بھی نظروں سے گزرتی ہے۔ لیکن کیا کمیسیون برائے حقوق اقلیت کا نام کبھی سننے میں آیا؟ اقلیتوں کے مسائل پر ان کی کوئی آواز، کوئی رپورٹ یا رد عمل کبھی دیکھنے میں آیا؟ اوسط معلومات رکھنے والا پاکستانی بھی یہ جاننا ہوگا کہ یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی نہیں۔

عدالتی حکم اور حکومتی اقدامات

19 جون 2014ء کو جسٹس تصدق حسین جیلانی کی سربراہی میں سپریم کورٹ نے وفاقی حکومت کو حکم دیا کہ قومی کونسل برائے حقوق اقلیت تشکیل دی جائے جو اقلیتوں کے حقوق کی نگرانی اور تحفظ کے لیے پالیسی سازی میں حصہ لے۔³ فروری 2016ء میں حکومت نے قومی ایکشن پلان برائے انسانی حقوق میں دسمبر 2016ء تک قومی کمیسیون برائے تحفظ حقوق اقلیت کی تشکیل کا ارادہ ظاہر کیا۔⁴ مگر حکومت مئی 2018ء تک کونسل یا کمیسیون کی تشکیل سے متعلق مسودہ قانون پارلیمان میں متعارف کروانے میں ناکام رہی۔ حالانکہ حزب اختلاف کی تین مختلف سیاسی جماعتوں کے اراکین پارلیمان بیلیم حسین (پاکستان پیپلز پارٹی)، لال چند ملہی (پاکستان تحریک انصاف) اور سنجے پروانی (پاکستان متحدہ قومی مومنٹ) کی جانب سے قومی کمیسیون برائے تحفظ حقوق اقلیت کی تشکیل کے لیے پرائیوٹ بل 2015ء اور 2016ء میں متعارف کروائے گئے مگر قومی اسمبلی میں ان مسودوں پر پیش رفت نہیں ہوئی۔ مذکورہ پرائیوٹ ممبر بل متعلقہ قائمہ کمیٹی میں اپریل 2018ء تک زیر غور رہے۔ مگر وزارت برائے مذہبی امور و بین العقائد ہم آہنگی کا دعویٰ تھا کہ یہ کمیسیون تو پہلے سے ہی قائم اور فعال ہے۔⁵ آئیے دیکھیں کہ حقائق کیا کہتے ہیں۔

حکومتی کمیسیون کی حقیقت

پاکستان میں گزشتہ 28 سال یعنی 1990ء سے محض انتظامی حکم نامے (نوٹیفیکیشن) کے ذریعے قائم کی گئی ایک ایڈ ہاک کمیٹی کو قومی کمیسیون برائے حقوق اقلیت کا نام دیا گیا ہے جس کا کوئی واضح مینڈیٹ ہے اور نہ ہی کوئی دفتر یا عملہ۔ یہ کمیسیون اقلیتوں کے ساتھ پیش آنے والے کسی سانحے یا کسی مسئلہ پر کبھی متحرک نہیں دیکھا گیا۔ اس فرضی

کمیشن کو کبھی تحلیل اور کبھی بحال کیا گیا۔ ارکان پارلیمان اور وزراء اس کے ممبر مقرر کئے گئے۔ اس کمیشن کو وزارت برائے مذہبی امور و بین العقائد ہم آہنگی کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ اس کے برعکس انسانی حقوق کے اداروں میں کوئی ایک ممبر بھی پارلیمان کا رکن نہیں اور نہ ہی وہ کسی وزارت کے ماتحت کام کرتے ہیں تاکہ ان کی حیثیت آزاد، خود مختار اور غیر جانبدار رہے۔

یہاں ایک سوال تو یہ بنتا ہے کہ افسران بالا اور وزراء کو کیوں لگا کہ یہ کمیشن قائم ہے یا تصدیق کئے بغیر اس دعویٰ پر یقین کیا جاسکتا ہے۔ لگتا ہے وہ یا تو مذہبی اقلیتوں کے مسائل سے ناواقف یا لائق تھے یا پھر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کمیشن کس شے کا نام ہے اور تیسری وجہ بددیانتی ہو سکتی ہے۔

مجوزہ کمیشن کی ترکیب، دائرہ کار اور اختیارات کیا ہونے چاہئیں

دنیا بھر میں انسانی حقوق کے تحفظ کے نظام کی توسیع اور محروم طبقات کے حقوق پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے سرکاری سرپرستی اور امداد سے خصوصی ادارے مثلاً کمیشن برائے انسانی حقوق، حقوق نسواں، حقوق اقلیت، حقوق اطفال وغیرہ تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ ان کی افادیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ بین الاقوامی معیار (پیرس قواعد) کے مطابق ایک مستقل اور بااختیار قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اقلیت کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے اختیارات اور دائرہ کار میں اقلیتوں کو درپیش مسائل پر تحقیق کرنا، اقلیتوں کے حقوق اور اقدامات پر عمل درآمد کی نگرانی، اقلیتوں کے حقوق کے فروغ اور دفاع کے لیے اقدامات اٹھانا، اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی کی تحقیقات اور موصول ہونے والی شکایات کا ازالہ، قوانین و پالیسیوں کا جائزہ اور اصلاحات کے لیے سفارشات مرتب اور پیش کرنا شامل ہو۔ نیز کمیشن کی رکنیت کی شرائط اور تقرر معیاری ہوں اور کمیشن پارلیمان کو جواب دہ ہو۔

مجوزہ کمیشن میں مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی تو لازم لیکن نمائندگی کا مؤثر ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے رکنیت کی شرائط اور دائرہ کار کا تعین درکار ہوگا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ محض قانونی اختیار اور انفرادی قابلیت اداروں کو کامیاب کرنے کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ ہمارے سماجی اور سیاسی سیاق و سباق میں کام کو انجام دینے میں تجربہ اور تعلقات بھی ضروری ہوتے ہیں۔ اس لیے ادارہ برائے سماجی انصاف اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں کمیشن برائے تحفظ حقوق اقلیت کی ترکیب میں مذہبی اقلیتوں کے علاوہ اکثریتی برادری کے ایسے افراد کو نمائندگی دی جائے جو مذہبی اقلیتوں کے مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت اور حقوق کی جدوجہد میں تجربہ اور کارکردگی کے حامل ہوں۔ تاکہ یہ ایک مؤثر ادارہ ثابت ہو۔

حوالہ جات

1- <https://documents-dds-ny.un.org/doc/UNDOC/GEN/G15/267/96/PDF/G1526796.pdf?OpenElement> پیرا گراف 221

2- <http://undocs.org/A/72/88> پیرا گراف 12

3- http://www.supremecourt.gov.pk/web/user_files/File/smc_1_2014.pdf صفحات 61، 31

4- <http://mohr.gov.pk/userfiles/APBL.pdf> صفحات 13، 8

5- <https://www.dawn.com/news/1399256>

فون نمبر: 042-36661322
ای میل: csjpak@gmail.com
ویب سائٹ: www.csjpak.org
فیس بک: Centre for Social Justice
ٹویٹر: @csjpak

ادارہ برائے سماجی انصاف
E-58، گلی نمبر 8، آفیسرز کالونی، والٹن روڈ، کینٹ، لاہور

